جس عورت کا حمل ضائع ہو جائے، اس سے حاملہ عورتوں کا دُور بھاگنا

مجیب: مولانا محمد ابوبکر عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-2953

تاریخ اجراء: 04 صفر المظفر 1446ھ/10 اگست 2024ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کہا جاتا ہے کہ اگر کسی عورت کا حمل ضائع ہو جائے، تو جو حاملہ عورتیں ہوتی ہیں، ان کو اس عورت (جس کا حمل ضائع ہوا ہے) سے دور رہنا چاہیے کیونکہ اگر اس عورت (جس کا حمل ضائع ہوا ہے) کا سایہ حاملہ عورتوں کو لگ گیا، تو ان کا حمل بھی ضائع ہو جائے گا؟

بِسۡمِ اللہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡجَوَابُ بِعَوۡنِ الۡمَلِکِ الۡوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الۡحَقِّ وَ الصَّوَابِ

جس عورت کا حمل ضائع ہو، اس سے اس لیے دور رہنا کہ جس کو اس کا سایہ لگے گا، اس کا حمل بھی ضائع ہو گا، یہ بد شگونی کے زمرے میں آتا ہے، جو کہ شرعاً جائز نہیں ہے، نیز اس میں بیماری اڑ کر لگنے کا تصور موجود ہے جو کہ باطل محض ہے اور احادیث مبارکہ میں بیماری اڑ کر لگنے کی واضح طور پر نفی فرمائی گئی ہے۔ البتہ! حاملہ عورتوں کو ایسی عورت سے بچنا مناسب ہے تاکہ ایسا نہ ہو کہ تقدیر کے مطابق کوئی مصیبت پہنچے تو لوگوں کا باطل عقیدہ مزید پختہ ہو کہ فلاں عورت کے پاس بیٹھنے کی وجہ سے ہوا ہے اور ممکن ہے کہ شیطان اس کے دل میں بھی وسوسہ ڈالے۔

صحیح بخاری میں ہے " قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: لا عدوی ولا طیرۃ " ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: " عدوی (یعنی مرض لگنا، متعدی ہونا) نہیں اور نہ بدفالی ہے۔ (صحیح البخاری، رقم الحدیث 5707، ج 7، ص 126، دار طوق النجاۃ)

نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے بدفالی لینے والوں سے اپنی بیزاری کا اِظہار ان الفاظ میں فرمایا: " لیس منا من تطیر ولا تطیر لہ " یعنی جس نے بدشگونی لی اور جس کے لیے بدشگونی لی گئی وہ ہم میں سے نہیں ہے (یعنی ہمارے طریقے پر نہیں ہے)۔ (المعجم الکبیر، رقم الحدیث 355، ج 18، ص 162، مطبوعہ قاھرۃ)

مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ کتاب "بدشگونی" میں ہے " حضرت سیدنا امام محمد آفندی رُومی بِرکلی علیہ رحمۃ اللہِ الولی

الطریقۃ المحمدیۃ میں لکھتے ہیں:"بدشگونی لینا حرام اور نیک فال یا اچھا شگون لینا مُسْتَحَب ہے۔"(بدشگونی، ص 12، مکتبۃ المدینہ)

فتاوی رضویہ میں ہے" جسے عام لوگ نحس (یعنی منحوس) سمجھ رہے ہیں اس سے بچنا مناسب ہے کہ اگر حسبِ تقدیر اسے کوئی آفت پہنچے ان کا باطِل عقیدہ اور مستحکم ہوگا کہ دیکھو یہ کام کیا تھا اس کا یہ نتیجہ ہوا اور ممکن کہ شیطان اس کے دل میں بھی وسوسہ ڈالے۔(فتاوی رضویہ، ج23، ص267، رضافاؤنڈیشن، لاہور)

فتاوی رضویہ میں ہے"خواہی نخواہی اس (جذامی) کے ساتھ کھانا ضرور بھی نہیں بلکہ جس کی نظر اسباب پر مقتصر ہو اور خدا پر سچا توکل نہ رکھتا ہو اس کے حق میں بچنا ہی مناسب ہے، نہ یہ سمجھ کر کہ بیماری اڑ کر لگ جاتی ہے کہ یہ خیال تو باطل محض ہے، نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے صحیح حدیثوں میں اسے رد فرمایا۔۔۔بلکہ اس نظر سے کہ شائد قضائے الٰہی کے مطابق کچھ واقع ہوا اور اس وقت شیطان کے بہکانے سے یہ سمجھ میں آیا کہ فلاں فعل سے ایسا ہو گیا ورنہ نہ ہوتا تو اس میں دین کا نقصان ہو گا۔(فتاوی رضویہ، ج21، ص102،103، رضافاؤنڈیشن، لاہور)

نوٹ: بدشگونی کے بارے میں مزید معلومات حاصل کرنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ کتاب بنام **"بدشگونی"** کا مطالعہ فرمائیں، جس کا لنک یہ ہے:

https://www.dawateislami.net/bookslibrary/ur/bad-shuguni

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم